طبی اعلانات (Advertisement) کے شرعی احکام وضوابط

عزیز الرحمٰن ❁

تعارف

موجودہ دور میں سائنس، ٹیکنالوجی (انٹرنیٹ، سیٹلائٹ) اور جدید ذرائع ابلاغ میں ترقی کی وجہ سے آدمی اپنے گھر یا دفتر میں بیٹھے پوری دنیا سے بآسانی خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ اسی طرح سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت دنیا کے کسی بھی ملک میں بننے والی اشیاء فوراً دوسرے ممالک میں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ البتہ صنعت کار (Producer) اور خریدار (Customer) میں رابطے کا کام اشتہار بازی سے لیا جاتا ہے اسے عربی میں 'اعلان' اور انگریزی میں Advertisement کہا جاتا ہے۔ جس سے مختلف ممالک میں تیار ہونے والی مفید اور ضروری اشیا ان لوگوں کے لیے متعارف ہوتی ہیں جنھیں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں ایڈورٹائزمنٹ کا کام مارکیٹ میں بہت نفع بخش بن چکا ہے کیوں کہ اس سے ایک چیز ایک شہر یا ملک میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے اندر متعارف ہو جاتی ہے، اس لیے بعض ایسے ادارے قائم ہو چکے ہیں جو صرف اور صرف ایڈورٹائزمنٹ کا کام سرانجام دیتے ہیں؛ جہاں اس طرح کے دوسرے معاملات میں شرعی اور قانونی خلاف ورزیاں دیکھنے میں آتی ہیں، یہ کام بھی ان انحرافات سے نہیں بچ سکا، چناں چہ ایک مفید طبی مثلاً دوا (Medicine)، یا کوئی کسی طبی خدمت (Service) کی ایڈورٹائزمنٹ کرتے ہوئے کئی ایسے کام سرزد ہوتے ہیں جن میں شریعت کی واضح خلاف ورزی لازم آتی ہے، جیسے کوئی ایڈورٹائزمنٹ مکمل جھوٹ پر مبنی ہو، یا اس میں کوئی دھوکا دیا جا رہا ہو، یا کسی ایسی طبی دوا کی ایڈورٹائزمنٹ کی جا رہی ہو جو مکمل طور پر حرام چیز سے بنی ہو یا اس میں حرام کی آمیزش ہو، تو ایسے حالات میں اس طرح کی اشتہار بازی کا شرعی حکم جاننا ضروری ہے، کیوں کہ شریعت اسلامیہ مکمل ضابطہ حیات (Code of Life) ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلقہ مسائل کی راہ نمائی کرتی ہے، جن میں عائلی، تجارتی، دستوری، دنیاوی اور اخروی معاملات شامل ہیں۔ عصر حاضر میں معاشی پہلو کا سب سے بڑا حصہ سائنس اور

❁ اسسٹنٹ پروفیسر، کلیہ شریعہ و قانون، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔(azeez.rehman@gmail.com)

ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ، سیٹلائٹ چینلوں اور دوسرے جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے طے پارہا ہے ،جو کہ کلی طور پر غیر مسلموں کے قبضے میں ہیں، جنھیں اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کے مصالح کے تحفظ سے کوئی سروکار نہیں ہے، اور وہ اپنی مادہ پرستانہ اغراض ہر طریقے سے پورا کرنے میں کوئی پروا نہیں کرتے تو مسلم اہل علم کو عموماً اور طبی شعبہ سے تعلق رکھنے والے معالجوں اور ادویہ سازی کرنے والے اداروں کے مالکان (Owners)، کو خصوصی طور پر ان وسائل کے ذریعے اپنی ادویہ (Medicines)، اور اس کے علاوہ دوسری سروسز (Services)، کو ایڈورٹائز کرتے ہوئے یہ بات یقینی بنانا ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کی شرعی قباحت نہ پائی جائے تاکہ ایک معاشی کام صرف دنیاداری کے حصول کا سبب ہی نہ بنے بلکہ عامۃ المسلمین کو پاکیزہ اور حلال ادویہ کا پلیٹ فارم دے کر اللہ کی رضا مندی کے حصول کا بھی سبب بن سکے، چناں چہ شرعی طریقے کے مطابق ایڈورٹائزمنٹ (Advertisement) کیسے کی جاسکتی ہے، اس بحث میں اس کے اصول وضوابط مندرجہ ذیل ترتیب سے بیان کیے جائیں گے۔

پہلی بحث: طبی اعلان کی ماہیت جو کہ اعلان کے لغوی، اصطلاحی معنی، طبی اعلان کے مفہوم، نیز اعلان کی مشروعیت اور اعلان کے شرعی حکم کو شامل ہے۔

دوسری بحث: طبی اعلان کے اہداف ومقاصد اور اس کی اقسام کو شامل ہے۔

تیسری بحث: طبی اعلان کے شرعی ضوابط اور طبی اعلانات پر مرتب ہونے والے اثرات کو شامل ہے۔

بحث کا طریقہ کار

اس بحث میں اسلامی مصادر تشریع اعلان اور اس کی معاصر تطبیقات سے متعلقہ مواد (Literature) کا تحلیلی (Analytical) اور استقرائی (Inductive) مطالعہ کرتے ہوئے شرعی ضوابط کو اس طریقے سے بیان کیا گیا ہے کہ طبی اعلانات قابل اعتماد ذریعہ (Source) بننے کے ساتھ ساتھ ان سے متعلقہ عملی کام (Practices) اس میں شامل ہوسکیں۔

موضوع سے متعلق مواد کا مطالعہ (Literature Review)

طبی اعلان کے متعلق اس موضوع پر اردو زبان میں نہ تو کوئی قابل اعتماد مواد ملا ہے اور نہ ہی اس پر کسی تحقیق کا اہتمام کیا گیا ہے، البتہ عربی زبان میں فقہا نے اعلان کے موضوع پر عمومی اعتبار سے کام کیا ہے، مثلاً ڈاکٹر محمد بن علی کاملی نے ایک بحث لکھی ہے جس کا عنوان ہے : أحكام الإعلانات التجارية والجوائز

الترويجية جس کے اندر انھوں نے تجارتی اعلان کی تعریف، اس کے وسائل، اہداف اور اثرات پر بات چیت کی ہے اور آخر میں تجارتی اعلان کے دس ضوابط بیان کیے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر خالد بن عبداللہ المصلح نے الحوافر التجارية التسويقية وأحكامها في الفقه الإسلامي کے عنوان پر ایم فل کا مقالہ لکھا ہے جس میں انھوں نے اعلانات کے بارے میں تقریبا سات ضوابط لکھے ہیں۔ اسی طرح سعودی عرب شاہی اعلان (نمبر ۳۸ جو کہ ۲۲/۰۱/۱۳۷۷ھ میں صادر ہوا) کے مطابق ایک قانون بنایا گیا جس میں تجارتی اعلانات کے کئی ضوابط بیان کیے گئے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی جامعہ امام محمد بن سعود کے زیر اہتمام ہونے والی معاصر طبی مسائل کے عنوان پر دوسری کانفرنس (جو کہ ۱۴۳۱ھ میں ہوئی) میں ایک بحث الدعاية والإعلان الطبي کے عنوان پر پیش کی گئی جس میں ضوابط کو بیان نہیں کیا گیا۔

طبی اعلان کی ماہیت

اعلان کا لغوی مفہوم

ایڈورٹائزمنٹ کو عربی زبان میں 'اعلان' کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے،(۱) چناں چہ عربی لغت میں اعلان کا معنی ہے واضح کرنا، ظاہر کرنا اور غیر مخفی رکھنا(۲) جب کوئی چیز واضح ہو جائے تو عربی میں کہا جاتا ہے: عَلَنَ الأَمْرُ اور جب کوئی چیز واضح کرنی ہو تو اس وقت اعلان کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے،(۳) اور مخفی ہونا یا چھپا ہوا ہونا اس کی ضد ہے۔(۴)

۱- اردو زبان میں اس کو عموماً "مشہوری" کہتے ہیں۔

۲- محمد بن مکرم ابن منظور افریقی، لسان العرب تحت: ن، فصل العين المهملة (بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)، ۵: ۳۸۱۔

۳- محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی الزبیدی (م ۱۲۰۵ھ)، تاج العروس (دار الهداية، س ن)، ۳۵: ۴۰۸ (مادہ: ع ل ن)، ۱۳: ۲۸۸۔

۴- احمد بن فارس القزوینی الرازی، مقاييس اللغة (مادہ: س ر) (بیروت: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ)، ۳: ۶۷؛ ابن منظور، مصدر سابق، ۱۲: ۵۰۶؛ احمد بن محمد بن علی الفیومی (م ۷۰۷ھ)، المصباح المنير، (مادہ: س ر ر) (بیروت: المكتبة العلمية، س ن)، ۱: ۲۷۳۔

اعلان کا اصطلاحی مفہوم

فقہا کے ہاں اعلان کا اصطلاحی مفہوم لغوی مفہوم کی طرح ہی ہے۔[۵] البتہ تاجروں کے ہاں اس کی تعریف یہ ہے کہ ما ينشر في الصحف أو الإذاعة أو نحوها في نشرات خاصة مما يهم المُعْلِن أن يطلع الناس عليه ويستجيبوا له[۶] (وہ خاص اعلانات جن کو اخبارات، ریڈیو یا دوسرے آلات کے ذریعے نشر کیا جائے اور اعلان کرنے والے کے پیش نظر یہ بات کہ لوگوں کو اس علم ہو جائے اور وہ اس کی طرف متوجہ ہوں۔) اسلامی نقطۂ نظر سے احمد عیساوی، اعلان کی تعریف میں یوں رقم طراز ہیں: "علم وفن تقدم المشروع إسلاميًا للسلع، أو الخدمات، أو التسهيلات، أو المنشآت الشرعية؛ وذلك لخلق حالة من الرضا النفسي والقبول لدى الجمهور مقابل أجر مدفوع، يقوم بها وسيط إعلاني إسلامي، يتخذ من وسائل الإعلام والاتصال مفصحًا فيه عن شخصية وطبيعة المعلن"[۷] (سوداسلف، اور تمام قسم کی سہولیات کو پیش کرنے والے پروگرام کے علم کو 'اعلان' کہتے ہیں، جس کا مقصد ایک مقرر عوض کے بدلے اپنی رضامندی کا اظہار اور لوگوں کے ہاں اس چیز کو مقبول بنانا ہو، جس کو اسلامی شعائر کا پابند اعلان کرنے والا ادارہ، مختلف ذرائع ابلاغ کی مدد حاصل کرتے ہوئے اعلان کرنے والے کی شخصیت اور طبیعت کو تفصیل سے بیان کرے)۔

جیسا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ "إظهار الشيء بالنشر عنه في الصحف و نحوها"(کسی چیز کا اخبارات وغیرہ میں شائع کر کے اظہار و تعارف کرنا۔)[۸] (کسی چیز کی حقیقت یا وصف کو سمعی، بصری یا پڑھے جانے والے مختلف وسائل اعلام کے ذریعے پھیلانا)۔

۵- **الموسوعة الفقهية الكويتية**، تحت: اعلان (الکویت: وزارة الأوقاف والشؤن الإسلامية، س ن) ۵: ۲۶۱۔

۶- **المعجم العربي الأساسي**، (تونس: الأروس، ۱۹۸۹ء)، ۸۶۲۔

۷- احمد عیساوی، **الإعلان من منظور إسلامي** (قطر: رئاسة المحاكم الشرعية والشئون الدينية، ۱۹۹۹ء)۔

۸- ابراہیم مصطفی، احمد الزیات، حامد عبدالقادر، محمد النجار، **المعجم الوسيط** (القاهره: دارالدعوة، س ن)، ۲: ۶۲۵۔

طبی اعلان (Medical Advertisement) کا مفہوم

تاجر کے مقاصد اور اعلان کرنے والی کمپنیوں (Advertising Companies) کی پالیسیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے طبی اعلان (Advertisement) کا مختلف انداز میں مفہوم بیان کیا گیا ہے، چناں چہ طبی اعلان کے مقاصد کو ادا کرنے کے لیے مشہور و معروف کتاب أحكام الاعلانات التجارية کے مصنف الکاملی یوں رقم طراز ہیں: ”الإعلان هو عبارة عن الأعمال التي يقوم بها المنتج أو التاجر ليعرف الجمهور بمايريد ترويجه، عبر الوسائل المختلفة وجلبهم إليه ، ويدفع على ذلك عوضا، سواء أدى الإعلان بنفسه أو بغيره“[9] (اعلان سے مراد وہ سرگرمیاں ہیں جنھیں صانع یا تاجر مختلف وسائل کے ذریعے کسی ایسی چیز سے عوام کو آگاہی بخشنے کے لیے بجالاتا ہے، جسے وہ مشہور کرنا اور عوام کو اس کی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔) اور اس اعلان کے بدلے(Advertising Companies کو) عوض بھی ادا کرتا ہے ، خواہ وہ یہ کام خود کرے یا کسی سے کروائے)۔

چناں چہ طبی اعلانات میں بھی مقاصد (لوگوں کو اس چیز کی طرف متوجہ کرنا، ان کا میلان حاصل کرنا اور ان کو چیز خریدنے پر ابھارنا) وہی ہوتے ہیں جو عام چیزوں کی مشہوری کے ہوتے ہیں اور اگر چیز کا بنانے والے کی اپنی ویب سائٹ یا کوئی بھی ذریعۂ مشہوری ہو تو وہ خود ہی اعلانات کا کام سرانجام دیتا ہے ورنہ اشتہاری کمپنیوں (Advertising Companies) کی خدمات حاصل کرتا ہے۔

اعلان کی مشروعیت

اعلان (Advertisement) کی مشروعیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴾[10] (اور اے ابراہیم اعلان کر دے لوگوں میں حج کا وہ تیرے پاس ہر طرف سے پیدل اور سوار ہو کر آئیں گے)۔ چناں چہ اعلان حج کی طرح دوسرے اعلانات بھی جائز ہیں۔

۹- محمد بن علی الکاملی، أحكام الإعلانات التجارية (مکہ: دار طيبة الخضراء، ۱۴۲۲ھ)، ۱: ۲۴۔

۱۰- القرآن ۲۲: ۲۷۔

۲- حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کھجور بیچنے والے کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھجوروں کے ڈھیر میں ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اندر تری محسوس ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي" (توں نے ایسے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ سکیں؟ سنو! جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں)۔ اس حدیث کی رو وہ آدمی اعلان کر رہا تھا جب کہ اس نے ردی کھجوروں کو چھپایا ہوا تھا اور اوپر اچھی کھجوریں رکھی ہوئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ اعلان کی تصحیح کی ہے۔ چناں چہ اس طرح کے اعلانات، اگرچہ ان کی نوعیت بدل گئی ہو، جائز ہیں۔

طبی اعلان (Medical Advertisement) کا شرعی حکم

حقیقت میں طبی اعلانات کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو مختلف امراض میں مختلف طبی سہولیات مہیا کی جائیں، چناں چہ اس میں لوگوں کو ترغیب دینے اور طبی اشیا کا تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو اپنی اشیا کے خریدنے کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بات قابل غور ہے کہ اس مقصد کے علاوہ کوئی غیر شرعی مقصد یا طبی مشہوری کے مختلف طریقوں میں کوئی غیر شرعی چیز تو شامل نہیں ہے؟ اس لحاظ سے طبی اشیا جن کی تشہیر کی جارہی ہے ان کے احکامات مختلف ہیں، کیوں کہ وہ جس مواد سے بنائی جاتی ہیں اس کی مختلف نوعیتوں کے پیش نظر ان کے احکامات ایک جیسے نہیں ہوسکتے، جیسا کہ ان کا شرعی حکم بھی ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔

پہلی صورت: مباح طبی چیز کا اعلان

اگر طبی مشہوری غیر شرعی مقاصد اور حرام عوارض سے خالی ہو تو شرعا اس کے جائز اور مباح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- الأصل في الأشياء الإباحة

فقہی قاعدے کے تحت جب تک کسی معاملے کی ممانعت پر کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے تب تک اس معاملے کو حرام نہیں کہا جائے گا، چناں چہ کتاب و سنت، اجماع اور قیاس میں سے کسی شرعی مصدر سے ایسی دلیل نہیں ملتی جو طبی مشہوری کی حرمت پر دلالت کرے، لہٰذا طبی مشہوری جائز ہے۔

۲- مصلحت کا تقاضا اور بدنی صحت کی حفاظت

طبی مشہوری میں جہاں ادویہ ساز کمپنیوں کی مصلحت ہے کہ ان کو اپنی طبی چیز فروخت کر کے نفع حاصل کرنا ہے وہاں لوگوں کی بھی مصلحت ہے کہ کوئی مرض لاحق ہونے کی صورت میں کس کمپنی کی کس دوائی کو استعمال کیا جائے، اسے لوگ اس زمانے میں زیادہ تر طبی مشہوری کے ذریعے ہی معلوم کر سکتے ہیں، نتیجتاً جب لوگ ایسی دوا کو حاصل کر کے استعمال کریں گے تو وہ اپنی بدنی صحت کی حفاظت کریں گے جو کہ ایک شرعی مقصد ہے، گویا کہ طبی مشہوری شرعی مقاصد میں سے ایک مقصد کی حفاظت میں مدد دیتی ہے، لہٰذا اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ امام ابن تیمیہ نے بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ "فكل ما لا يتم المعاش إلابه فتحريمه حرج ، وهو منتف شرعا"[11] (ہر وہ چیز جس کے بغیر معاشی ضرورت پوری نہ ہوتی ہو اس کو حرام قرار دینے میں لوگ حرج میں واقع ہوں تو ایسا کرنا شرعاً منع ہے)۔

۳- طبی مشہوری تجارتی ذریعہ ہے

جس طرح دوسری اشیا کو مشہوری کے ذریعے کمپنیوں اور گاہکوں کے درمیان متعارف کروایا جاتا ہے، اسی طرح یہ مشہوری طبی اشیا کو لوگوں کے درمیان متعارف کرانے کا وسیلہ ہے اور شریعت میں تجارتی وسیلہ بغیر کسی اختلاف کے جائز ہے، خصوصاً جب کہ دلالی کا کام نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بھی موجود تھا، جس سے ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے تجارتی سامان کی خصوصیات بیان کر کے اسے فروخت کرتا تھا، اور اشتہار بازی کا یہی مقصد ہے، چناں چہ حدیث میں ہے: " كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ"[12] (صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سماسرۃ یعنی دلال کہا جاتا تھا، ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہمیں اس سے اچھے

۱۱- تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ، مجموع الفتاوی (السعودیہ: مجمع الملک فهد، ۱۹۹۵ء)، ۲۹: ۶۴۔

۱۲- ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن أبي داؤد، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید (بیروت: المكتبة العصرية)، كتاب البيوع، بَابٌ فِي التِّجَارَةِ يُخَالِطُهَا الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ، رقم: ۳۳۲۶۔

نام سے پکارا اور کہا: اے تاجروں کی جماعت! یقیناً خرید و فروخت کے معاملات میں لغوبات یا قسم جیسے کام شامل ہو جاتے ہیں، لہٰذا تم اس تجارتی نفع سے صدقہ کرتے رہا کرو)۔ لہٰذا جب دلالی کا کام جائز ہے جو کہ بعینہ مشہوری اور اشتہار بازی کی طرح ہے تو اس کی حلت اور اباحت میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔(۱۳)

دوسری صورت: حرام ادویہ کا اعلان کرنا

جن حرام چیزوں سے ادویہ بنائی جاتی ہیں اس لحاظ سے حرام کی دو اقسام ہیں:

۱- **حرام لذاته**: جو اپنی اصل اور حقیقت میں گندگی، پلید گی یا نقصانات ہونے کی وجہ سے حرام ہو، جیسے خنزیز، شراب، کتا زہر وغیرہ، چناں چہ اگر کوئی ماہر ڈاکٹر سائنس دان بھی یہ کہے کہ کوئی حرام لذاتہ چیز کسی خاص مرض کے لیے دوا کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے تو اس کی یہ بات لغو ہوگی، کیوں کہ جب احکم الحاکمین نے حرام چیز کو شفاء دار بنایا ہی نہیں تو کسی کے کہہ دینے سے حرام کو حلال نہیں کہا جاسکتا۔ اسی کی حرمت کے بارے میں اللجنة الدائمة للبعوث العلمية والافتاء نے بھی فتویٰ صادر کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ جب کسی مسلمان کو اس بات کا یقین یا غالب گمان ہو کہ اس کے کھانے، دوا یا ٹوتھ پیسٹ میں خنزیر کا گوشت یا چربی وغیرہ کا کوئی حصہ شامل ہے تو اسے چاہیے کہ ایسی چیز کو استعمال نہ کرے، کیوں کہ اس کے لیے اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے"(۱۴) کیوں کہ کم از کم وہ مشکوک چیز ہے اور حدیث کے مطابق مشکوک چیز کو چھوڑنے کا حکم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "دع ما يريبك إلى ما لا يريبك."(۱۵) (جو چیز تمھیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔)

۱۳- عبدالرحمن بن صالح الاطرم، **الوساطة التجارية في المعاملات المالية** (ریاض: دار أشبليا، ۱۹۹۵ھ)، ۶۷-۷۰۔

۱۴- اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، تحقیق، احمد بن عبدالرزاق الدرویش (الریاض: دارالمؤید للنشر والتوزیع، س ن)، (جمع وترتیب شیخ احمد بن عبدالرزاق الدویش)، ۲۲: ۲۸۱۔

۱۵- ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب الخراسانی النسائی، **السنن الصغرىٰ للنسائي**، كتاب الأشربه، باب الحث على ترك الشبهات (حلب: مکتب المطبوعات الإسلامية، ۱۹۸۶ء)، ۸: ۳۲۷، رقم: ۵۷۱۱۔

۲- **حرام لغیرہ:** جو اصل میں حرام نہ ہو بلکہ شارع نے کسی وجہ سے حرام قرار دیا ہو جیسے چوری شدہ ادویہ کی فروخت اور تشہیر۔[۱۶]

اگرچہ حرام کی یہ قسم جوہری اور اصلی اعتبار سے پہلی قسم سے مختلف ہے مگر چوں کہ جو ضرر حرام لذاتہ میں واضع طور پر موجود ہو وہ ضرر حرام کی اس قسم میں پوشیدہ طور پر موجود ہے، جیسے دونوں کا استعمال حرام ہے اسی طرح دونوں کی تشہیر بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ جس نے کسی کی ادویہ چوری کر کے اعلان کیا اور پھر بیچ دیا یہ کسی کا مال باطل طریقے سے کھانے کو شامل ہے اور حرام ہے۔

تیسری صورت: ایسی ادویہ کا اعلان کرنا جس میں حرام کا کوئی جزء پایا جائے

اس پر فقہا کا اجماع ہے کہ حالت اختیار[۱۷] میں حرام کا استعمال کرنا حرام ہے، البتہ اس صورت میں اختلاف ہے کہ جو دوا حرام ہو یا اس میں حرام کا کوئی جز ملا ہو، اس سے شفایابی کی امید ہو اور کوئی متبادل بھی نہ ہو تو کیا اسے استعمال کیا جا سکتا ہے؟ اس بارے میں دو اقوال ہیں:

پہلا قول: اگر حرام چیز سے شفا یقینی ہو تو اضطراری حالت میں اس سے علاج کیا جا سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ﴾[۱۸] (اور یقیناً اس نے تفصیل سے بیان کر دیا جو اس نے تم پر حرام قرار دیا ہے سوائے اضطراری حالت کے)۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے اضطراری حالت میں حرام چیزوں کی حرمت کو ساقط کر دیا ہے، لہٰذا ہر حرام اضطراری حالت میں مباح ہے۔

۱۶- عباس احمد محمد الباز، **أحکام المال الحرام و ضوابط الانتفاع و التصرف به في الفقه الإسلامي**، تحقیق، عمر سلیمان الاشقر (بیروت: دار النفائس، ۱۹۹۸ء)، ۴۳۔

۱۷- البتہ اضطراری حالت میں حرام کا تناول کرنا مباح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ القرآن ۵: ۳، القرآن ۶: ۱۴۵۔

۱۸- القرآن ۶: ۱۱۹۔

۲- اسی طرح جب آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے جن کو پیٹ کے بڑھ جانے کی مرض لاحق ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے ان کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم دیا،[19] چناں چہ فقہا کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ حدیث حرام چیز کو اضطراری حالت میں استعمال کرنے کی دلیل ہے۔[20]

دوسرا قول: جمہور فقہا کے ہاں حرام یا نجس چیز کو کسی بھی صورت علاج کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا، اگرچہ اضطراری حالت ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :﴿ **وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ** ﴾[21] کہ وہ (رسول اللہ ﷺ) ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور خبیث چیزیں حرام کرتا ہے۔) چناں چہ یہ آیت حرام چیز سے علاج معالجہ کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔

۲- نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی ہے: "إِنَّ اللهَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ"[22] (اللہ تعالیٰ مرض اور دوا کو نازل کیا ہے اور ہر مرض کے لیے دوا بنائی ہے، چناں چہ علاج معالجہ کرواؤ لیکن حرام کے ساتھ نہیں)۔ چناں چہ یہ حدیث بھی واضح طور پر حرام سے علاج کروانے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔

۳- امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حرام کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے ہر صورت اجتناب کیا جائے اور اس کو کسی بھی صورت اختیار کرنا خواہ علاج کی ہی صورت میں ہو، یہ شارع کے مقصد کے خلاف ہے، خصوصاً جب کوئی آدمی یہ سمجھے کہ اس حرام چیز میں اس کے لیے فوائد ہیں اور اس کا نفس بھی اس طرف

۱۹- محمد بن اسماعیل البخاری، **صحيح البخاري**، كتاب الزكاة بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ، ت، زہیر بن ناصر العامر (مصر: دار طوق النجاة، ۱۴۲۲ھ)، ۲: ۱۳۰، رقم: ۱۵۰۱۔

۲۰- ابو الحسن برہان الدین علی بن ابو بکر الرغینانی، **الهداية في شرح بداية المبتدي** (بیروت: دار إحياء التراث العربي)، ۴: ۳۲۴۔

۲۱- القرآن ۷: ۱۵۷۔

۲۲- ابو داؤد، **سنن**، كتاب الطب بَابٌ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ، رقم: ۳۸۷۴۔

مائل ہو تو ایسی صورت میں توشارع نے سد ذریعہ کے طور پر حرام قرار دیا تا کہ ایسا آدمی علاج کے بعد اس کا عادی ہی نہ ہو جائے۔[۲۳]

قول راجح

پہلا قول دلائل کی قوت، مضبوطی اور حالات کے تقاضا کے مطابق زیادہ راجح ہے اور جن دلائل کا سہارا حرام چیز سے علاج نہ کروانے والوں نے لیا ہے، ان کی تاویل یہ ہے کہ حرام کے علاوہ کوئی متبادل حلال ہو یا حرام کو استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہو۔[۲۴] اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بعض صحابہ کو خارش کے مرض کی وجہ سے ریشم کا کپڑا (جو مردوں کے لیے حرام ہے) پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔[۲۵] کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور حلال متبادل نہیں تھا۔ چناں چہ مندرجہ ذیل ضوابط کے تحت اضطراری صورت میں ایسی ادویہ سے علاج کروایا جاسکتا ہے:

۱- ایسی حرام دوا میں اس مرض کا علاج موجود ہو جس کے لیے اسے استعمال کیا جارہا ہے۔

۲- اس کا کوئی حلال متبادل نہ ہو۔

۳- اس کے استعمال سے انسان کی جان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

۴- مقررہ مقدار سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۵- غالب گمان یہی ہو کہ اس کے استعمال سے مریض کو سلامتی ملے گی۔

۶- ایسی دوا کا استعمال کسی ماہر (Specialist) ڈاکٹر سے رجوع کے بعد کیا جائے۔[۲۶]

جب ایسی چیز کا استعمال شرعاً جائز ہو تو اس کی اشتہار بازی بھی جائز ہو گی۔

۲۳- محمد بن ابو بکر شمس الدین ابن قیم الجوزیہ، **زاد المعاد في هدي خير العباد** (بيروت: مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۴ء)، ۴: ۱۵۶۔

۲۴- ابوزکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی، **المجموع شرح المهذب** (بيروت: دار الفكر، س ن)، ۹: ۴۸۔

۲۵- البخاري، **صحيح البخاری**، كتاب الجهاد والسير، بَابُ الحرير في الحرب، رقم: ۲۹۱۹۔

۲۶- عبد الفتاح محمد ادریس" حكم استعمال الدواء المشتمل على شي نجس العين كالخنزير وله بديل أقل منه فائدة كالهيبارين الجديد..." **مجلة مجمع الفقة الإسلامي** (جدہ: منظمة المؤتر الإسلامي، ۲۰۰۵ء)، شمارہ ۲۰۔

چوتھی صورت: ایسی ادویہ کا اعلان کرنا جن کو حرام سے استحالہ [۲۷] کے بعد بنایا گیا ہو

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس چیز میں خنزیر کی چربی یا گوشت کی ملاوٹ ہو اسے استعمال کرنا بالکل حرام ہے لیکن اگر اس کی چربی یا گوشت کو کوئی اور شکل دے دی گئی ہو جس سے اس کی خصوصیت اور طبیعت میں فرق آجائے تو کیا اسے استعمال کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اس میں فقہا کا اختلاف ہے:

پہلا قول: استحالہ سے اس چیز کو طہارت نہیں حاصل ہو گی۔ یہ قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول بھی یہی ہے۔ [۲۸]

دوسرا قول: استحالہ سے اس چیز کی طبیعت (حرام سے حلال اور حلال سے حرام میں) تبدیل ہو جائے گی، جیسے اگر انگور کا جوس شراب بن جائے تو وہ حرام ہو گا، جیسا کہ اگر خنزیر استحالہ کے بعد نمک بن جائے یا مردہ مٹی بن جائے اور گندگی آگ میں جلانے کے بعد راکھ بن جائے تو یہ مباح ہو جائیں گی۔ اکثر حنفی، مالکی اور حنبلی فقہا نے اسی بات کو اپنایا ہے۔ [۲۹]

قول راجح

دوسرا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جب شراب سرکہ بن جائے اور مردہ کے چمڑے کو رنگ دیا جائے اور جلالہ (وہ مرغی جو حرام چیزیں کھاتی ہو) کو جب گھر میں بند کر دی جائے تو ان تمام حالتوں میں سرکہ مردار کا چمڑا اور جلالہ کو استعمال کرنا درست ہے تو معلوم ہوا کہ استحالہ سے اگر چیز کی طبیعت بدل جائے تو اس کے مطابق حکم بھی بدل جائے گا۔ ایسی چیز کی تشہیر کا حکم بھی اس کی طبیعت کے مطابق ہو گا۔

۲۷- کسی چیز کی اصل حقیقت وطبیعت کو کسی دوسری حقیقت میں اس طرح تبدیل کرنا کہ اس کو پہلی حقیقت میں نہ لوٹایا جاسکے، جیسے شراب سے سرکہ بنانا وغیرہ۔ دیکھیے: محمد رواس قلعجی، حامد صادق قنیبی، **معجم لغة الفقهاء** (بیروت: دارالنفائس، ۱۹۸۸ء)، ۴۷؛ محمد امین بن عمر ابن عابدین الحنفی، **رد المختار علی الدر المختار** (بیروت: دارالفکر، ۱۹۹۲ء)، ۱- ۳۲۷۔

۲۸- کمال الدین محمد بن عبدالواحد ابن الہمام، **فتح القدیر** (بیروت: دارالفکر، س ن)، ۱: ۱۳۹؛ ابو محمد موفق الدین عبداللہ بن احمد ابن قدامہ، **المغني**، (قاہرہ: مکتبة القاهرہ، ۱۹۶۸ء)، ۱: ۹۷۔

۲۹- ابن عابدین، مرجع سابق، ۱: ۲۱۶؛ محمد بن احمد بن عرفہ الدسوقی، **حاشية الدسوقي على الشرح الكبير** (بیروت: دارالفکر، س ن)، ۱: ۵۰؛ ابن قدامہ، مصدر سابق، ۱: ۹۷۔

طبی اعلان کے اہداف و مقاصد (Objectives)

جیسا کہ طبی اعلان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ ڈاکٹروں کی نظر میں کس کمپنی کی کونسی دوا (Medicine)، کس مرض کے لیے زیادہ مفید ہوتی ہے اور خاص طور پر یہ بات کہ ایسی دوا (Medicine)، کس دواخانے (Pharmacy) پر دست یاب ہے؟ اس کے علاوہ بھی طبی اعلانات کے کئی مقاصد ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- خرید و فروخت اور نفع میں اضافہ

طبی اعلان کا زیادہ تر یہ مقصد ہوتا ہے کہ اس سے ادویہ ساز کمپنی (Manufacturing Company) کی اشیا (Products) زیادہ سے زیادہ فروخت ہوں اور اس کے نتیجے میں کمپنی کو نفع بھی زیادہ ملے۔

۲- طبی چیز کا تعارف

طبی اعلان سے خرید و فروخت میں اضافے کے ساتھ ساتھ یہ مقصد بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کو مختلف اور نئی ادویہ کا تعارف کروایا جائے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کس مرض کے لیے کون سی نئی، زیادہ مفید اور فوری آرام بخش دوا (Medicine)، مارکیٹ (Markete) میں موجود ہے۔ چناں چہ اس تعارف میں اس نئی دوا کے متعلق تمام چیزیں بتائی جاتی ہیں، مثلاً دوا کن چیزوں سے بنائی گئی ہے، کن کن امراض کے لیے مفید ہے، کب سے کب تک کار آمد ہے، کتنے درجہ حرارت پر رکھنا ضروری ہے اور یہ کہ دوا کو کسی میڈیکل ڈاکٹر سے مشورہ (Consult)، کیے بغیر استعمال نہ کریں وغیرہ۔

۳- مقابلہ بازی

مارکیٹ میں مقابلے کی فضا پیدا کرنا، تاکہ کوئی ایک دوا ساز کمپنی مارکیٹ میں اپنی اجارہ داری (Monopoly) قائم نہ کرے۔ اشتہار بازی سے ایک دوسرے سے آگے نکلنے اور امراض کے لیے نئی سے نئی ادویات ایجاد کرنے اور متعارف کروانے میں مقابلہ جاری رہتا ہے جس سے تمام ادویہ ساز کمپنیوں کو اپنی اہلیت (Talent) دکھانے کا موقع ملتا ہے۔[۳۰]

۳۰- علی عبدالکریم محمد المناصر، **الإعلانات التجارية مفهومها و أحكامها في الفقة الإسلامي**، مقالہ پی ایچ ڈی، الجامعة الأردينه، ۲۰۰۷ء، ۴۰ – ۴۷؛ بشیر علاق و علی ربابعہ، **الترويج والإعلان التجاري** (عمان: ۲۰۰۷ء)، ۱۴۹ – ۱۶۱؛ ماہر حامد الحولی، سالم عبد اللہ ابو مخدۃ، "الضوابط الشرعية للإعلانات التجارية" **مجلة الجامعة الإسلامية** (غزہ: الجامعة الإسلامية، جنوری ۲۰۱۰ء)، ۱۸: ۱، ۷۔

طبی اعلان کے وسائل وذرائع

طبی اعلان کے ان اہداف کو مختلف وسائل کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے؛ چناں چہ طبی اعلانات کے لیے جدید وسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- ٹیلی ویژن سکرین کے ذریعے (Satellite Channels)

طبی اعلانات کے مندرجہ بالا مقاصد کو جن وسائل کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے ان میں سر فہرست ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ اور سیٹلائیٹ چینل ہیں جن کے ذریعے کوئی کمپنی ایک ملک میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر پوری دنیا میں اپنی طبی اشیا (Medical Productions) کا تعارف کروا سکتی ہے، مختلف ہسپتالوں، دواخانوں اور طبی اشیا کی خرید و فروخت کرنے والے اداروں(Institutions) کی ویب سائٹوں پر اپنی ادویہ کی تشہیر کی جا سکتی ہے۔

۲- سمعی ذرائع

وہ کمپنیاں جو پہلے وسیلے تک نہیں پہنچ پاتیں اپنا گاہک تلاش کرنے کے لیے دوسرے طریقوں جیسے ریڈیو(Radio) وغیرہ جیسے وسائل اپنی طبی اشیا کی تشہیر کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ اور بسا اوقات یہ کمپنیز ایسے وسائل سے اپنی طبی اشیاء کی تشہیر کے لیے خاص وقت مقرر کرتی ہیں جس میں صرف اور صرف اسی کمپنی کی اشیاء کی تشہیر کی جاتی ہے۔

۳- قراءت کے ذرائع (Print Media)

طبی اشیا کی تشہیر کے لیے پرنٹ میڈیا کا بھی بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں اخبارات، میگزین، موبائل، ای میل، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔ چناں چہ اخبارات، میگزین اور دوسرے پرنٹ میڈیا کے مختلف حصوں کو بک کروایا جاتا ہے اور کمپنیاں اپنی طبی اشیا کا اعلان کرتی ہیں۔[۳۱]

۳۱- محمد عمر حاجی، **حقیقه الإعلان** (دمشق: دار المكتبي، ۱۴۲۳ھ)، ۲۷-۳٦؛ بشیر علاق وعلی ربابعہ، مرجع سابق، ۲۵۳- ۲۷۹۔

طبی اعلان کی اقسام

طبی وسائل کے ذریعے جو اعلانات کیے جاتے ہیں ان کی مختلف نوعیت ہوتی ہے، چناں چہ طبی اعلان کبھی کسی نئی چیز کے تعارف کے لیے کیا جاتا ہے اور کبھی ترغیب کے لیے۔ اس لحاظ سے طبی اعلان کی مندرجہ ذیل مختلف اقسام ہیں:

۱- ترغیبی اعلان (Motivative Advertisement)

اس اعلان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی خاص مرض کے مریض کو کسی خاص دوائی کی طرف متوجہ کرنا، اس کا تعارف کرواتے ہوئے یہ بتانا کہ مارکیٹ میں اس مرض کے لیے دست یاب تمام قسم کی ادویہ سے یہ دوا زیادہ مفید اور فوری آرام بخش ہے۔ اکثر طبی اعلانات اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲- اطلاعی اعلان (Informative Advertisement)

اس قسم کے اعلان اور مشہوری کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ کسی خاص مرض کی دوائی بہترین معیار پر فلاں کمپنی نے کام یاب تجربے سے ایجاد کر لی ہے، اس لیے اب وہ مرض زیادہ خطرناک نہیں رہا، مثلاً نشہ آور چیزوں کے عادی مریض کے لیے نشے کی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لیے کسی خاص دوائی کا تعارف، یا یہ بتانا کہ کسی خاص ہسپتال میں نشے کے مریضوں کا کام یابی سے علاج کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس میں لوگوں کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کسی خاص مرض کے ٹیسٹ کروانے کے لیے مشین یا اور ٹیسٹ کی سہولت کس ہسپتال میں موجود ہے۔

۳- تذکیری اعلان

اس قسم کے اعلان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات ایک خاص مرض کے مریض جب ایک دوا ایک لمبے عرصے تک استعمال کرتے ہیں تو ان کو اعلانات کے ذریعے یہ بات بتائی جاتی ہے کہ ابھی تک اس مرض کے لیے یہی دوا ہے، جیسے ہی نئی دوا مارکیٹ میں آئے گی تو ایڈورٹائزمنٹ کے ذریعے بتا دیا جائے گا۔[۳۲]

۳۲- نفس مرجع، ۱۴۹ - ۱۵۲؛ ماہر حامد الحولی وسالم عبد اللہ ابو مخدہ، مرجع سابق، ٦۔

طبی اعلانات کے ضوابط

جس طرح مالی، عائلی اور قانونی معاملات کے ضوابط[۳۳] ہوتے ہیں اسی طرح طبی اعلانات کے بھی ضوابط ہیں جو کہ ان کو شرعاً ایک منضبط شکل میں پیش کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ چناں چہ مارکیٹ، ہسپتال اور طبی معاملات واشتہار بازی سے وابستہ اداروں کے ہاں شرعی پہلو سے جو خلاف ورزیاں دیکھنے میں آتی ہیں انھیں پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل اصول وضوابط کو پیش نظر رکھنا طبی اعلانات کے عمل کو شرعی سانچے میں ڈھالنے میں مددگار ہوگا۔

۱۔ طبی اعلان میں اسلامی عقیدے سے متعلق کوئی شرعی خلاف ورزی نہ پائی جائے

ایسی مشہوری جس میں اسلامی عقیدے کی خلاف ورزی پائی گئی وہ بالاجماع ناجائز ہوگی۔ اور تشہیر شرعاً درست نہ ہوگی، جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ﴾[۳۴] (اگر آپ ﷺ ان کی ہدایت کی حرص رکھتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا جس کو وہ گم راہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا)، اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا“[۳۵] (جس نے کسی کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس کی دعوت کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور ان کے اجر وثواب سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی، اور جس نے کسی کو گم راہی کی طرف دعوت دی تو اس پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جنھوں نے اس کی دعوت پر گم راہی کو اختیار کیا اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔)

۳۳۔ ضابطہ ایسے کلیہ کو کہتے ہیں جو کسی ایک باب سے متعلق تمام جزئیات پر یا کسی ایک معین معاملے سے متعلقہ تمام جزئیات پر منطبق آئے۔ (یعقوب الباحسین، **القواعد الفقهية**، (الرياض: مكتبة الرشد، ۱۹۹۸ء)، ۵۸ - ۶۷۔

۳۴۔ القرآن ۱۶: ۳۷۔

۳۵۔ ابوالحسن مسلم بن الحجاج النیسابوری، **صحیح مسلم**، ت، محمد فواد عبدالباقی، کتاب العلم بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ (بيروت: دار إحيا التراث العربي، س ن)، ۲: ۲۰۶۰، رقم: ۲۶۷۴۔

چناں چہ ایسی اشتہار بازی جو کسی گم راہی یا اسلامی عقائد کی خلاف ورزی پر مشتمل ہو اس کو اختیار نہیں کیا جائے گا۔

۲- طبی چیز اور وسیلہ اشتہار دونوں شرعاً مباح ہوں

ایسی طبی چیز کی تشہیر جو حرام ہو وہ شرعی مقاصد سے متصادم ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے، کیوں کہ یہ گناہ کا تعاون ہے جو واضح طور پر حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [۳۶] (گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو)۔ چناں چہ شرعاً غیر مباح چیز کی تشہیر مثلاً شراب سے بنی دوا یا نشہ آور دوا کی تشہیر گناہ اور زیادتی پر تعاون کی ایک شکل ہے اور حرام ہے اور فقہی قاعدہ بھی اس کی حرمت پر دلالت کرتا ہے کہ "للوسائل احکام المقاصد" [۳۷] (وسائل پر مقاصد کے اعتبار سے حکم لگایا جائے گا۔) چناں کہ یہاں مقصد حرام چیز کی تشہیر ہے اس لیے ایسی تشہیر حرام ہو گی۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، ثَلَاثًا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ" [۳۸] (اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے (آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی) اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب ان پر چربی حرام کی تو انھوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی، اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو ساتھ ساتھ اس کی قیمت کھانا بھی حرام کر دیتا ہے)۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ وسیلہ جتنا بھی اچھا ہو اس پر حکم مقصد کے اعتبار لگایا جائے گا تو چوں کہ مقصد اس حرام چیز سے فائدہ اٹھانا ہے اس لیے حرام ہے۔ اور اگر وسیلہ بھی حرام ہو مثلاً، غیر اخلاقی حالت میں عورتوں سے تشہیر کروانا، آلات غنا کا استعمال کر کے تشہیر کرنا اور ستر کا اہتمام نہ کرنا وغیرہ، تو ایسی تشہیر کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ [۳۹]

۳۶- القرآن ۵: ۳۔

۳۷- احمد بن الشیخ محمد الزرقاء، **شرح القواعد الفقهية**، تصحیح و تعلیق، مصطفیٰ احمد الزرقاء (دمشق: دار القلم، ۱۹۸۹ء)، ۴۷- ۵۳۔

۳۸- ابو داؤد، سنن، کتاب البيوع بَابٌ فِي ثَمَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ، رقم: ۳۴۸۸۔

۳۹- ابو عبد الرحمن عبد المجید جمعہ الجزائری، **القواعد الفقهية المستخرجة من كتاب أعلام الموقعين** (بیروت: دار ابن القیم، ۱۴۲۱ھ)، ۳۰۸ - ۳۱۴۔

۳۔ طبی چیز کا جھوٹ اور دھوکے سے خالی ہونا ضروری ہے

چوں کہ موجودہ دور میں طبی اشیا کی تشہیر عموماً انٹرنیٹ پر ہوتی ہے جس میں جھوٹ اور دھوکے کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں اس لیے ایسی چیز کا جھوٹ اور دھوکے سے خالی ہونا ضروری ہے، جیسا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کھجور بیچنے والے کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھجوروں کے ڈھیر کے اندر ڈالا تو آپ ﷺ کو اس کے اندر تری محسوس ہوئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي“ [۴۰] (تو نے ایسے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اس کو دیکھ سکیں؟ سنو! جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں)۔ شیخ عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ملاوٹ کی تحریم پر دلالت کرتی ہے۔[۴۱] چناں چہ طبی چیز کی تشہیر میں ملاوٹ اور جھوٹ سے بچنا جہاں لازمی وہاں باعث برکت بھی ہے بصورت دیگر ان کے رزق سے برکت اٹھادی جاتی ہے، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”البيعان بالخيار ما لم يفترقا، فإن بينا وصدقا بورك لهما في بيعهما، وإن كذبا وكتما محق بركة بيعهما“[۴۲] (بائع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک بیع ختم کرنے کا اختیار ہے جب تک وہ الگ نہیں ہو جاتے، چناں چہ اگر وہ اپنی بیع میں سچائی سے کام لیں اور معاملہ واضح کریں تو ان کے لیے ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں اور عیوب کو چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت ختم ہو جائے گی)۔ اسی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ طبی چیز تشہیر کروانے والی کمپنی لکھے کہ کس دن یہ چیز بنی ہے اور کس دن اس کو استعمال کرنے کی مدت ختم ہو جائے گی۔ اسی طرح دوا کے مشتملات لکھنا بھی اس ضابطے میں شامل ہے۔

۴۔ طبی اعلان میں غیر مسلموں کی مشابہت نہ ہو

طبی اعلان میں غیر مسلموں سے ایسی مشابہت جس سے اسلام کے علاوہ کسی دین کی تعریف، یا کسی دین کے دینی شعار کا التزام یا شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آئے، کیوں کہ یہ ان ممنوع کاموں میں سے ایک

۴۰۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الإيمان بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا»، رقم: ۱۰۲۔

۴۱۔ محمد عبدالرحمن المبارکفوری، تحفة الأحوذي (بیروت: دارالکتب العلمیة، س ن)، ۴: ۴۵۳۔

۴۲۔ النسائی، سنن، کتاب البیوع، وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما، رقم: ۴۴۶۴۔

کام ہے جسے آپ ﷺ نے واضح طور پر حرام قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"[۴۳] (جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی میں سے ہو گا)، چناں چہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کم از کم کفار کی مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔[۴۴] لہٰذا اگر طبی تشہیر میں کفار کی مشابہت پائی گئی تو وہ حرام ہو گی۔

۵۔ طبی تشہیر کسی دہشت انگیز مواد پر مشتمل نہ ہو

طبی تشہیر میں ایسا مواد استعمال کرنا جائز نہیں۔ جس سے لوگ خوف زدہ ہو جائیں، مثلاً کسی مرض کے بارے ایسے اعداد و شمار بیان کرنا کہ لوگ پریشان ہو جائیں، یا ایسی طبی خدمت حاصل کرنے پر لوگوں کو ابھارنا جس کی ضرورت نہ ہو یا کسی مرض کے بارے ایسی معلومات دینا جس سے لوگ پریشان ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا"[۴۵] (کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو خوفزدہ کرے)۔

۶۔ طبی تشہیر لوگوں کی عزت، امراض کے اسرار اور تفاصیل کی حفاظت کرے

کسی مسلمان یا کسی مریض کی اجازت کے بغیر اس کے امراض کے اسرار یا کسی قسم کی تفصیل بیان کرنا شرعاً منع ہے، کیوں کہ اس سے ان لوگوں کو اذیت پہنچے گی جو کہ حرام ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

يا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا المُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ المُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ» قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى البَيْتِ أَوْ إِلَى الكَعْبَةِ فَقَالَ: «مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ.[۴۶]

۴۳۔ ابوداؤد، سنن، کتاب اللباس، بَابٌ فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ، رقم: ۴۰۳۱۔

۴۴۔ احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ، **اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم**، ت، ناصر بن عبدالكريم العقل (الریاض: مكتبة الرشد، س ن)، ۱: ۸۳۔

۴۵۔ ابوداؤد، سنن، کتاب الأدب، بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ عَلَى المِزَاحِ، رقم: ۵۰۰۴۔

۴۶۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی، **سنن الترمذي**، أبواب البر والصلة، بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ المُؤْمِنِ، ت: بشار عواد معروف (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۸ء)، ۳: ۴۴۶، رقم: ۲۰۳۲۔

اے جماعت ان لوگوں کی جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ابھی تک ایمان ان کے دلوں میں نہیں داخل ہوا! مسلمانوں کو عار دلا کر یا عیب جوئی کر کے تکلیف نہ دو، کیوں کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ چھپا ہوا ہو۔ حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمر نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھا اور کہا: اے بیت اللہ تو کس قدر عظمت والا ہے اور تیری حرمت کس قدر ہے، مگر ایک مومن کی حرمت اللہ کے ہاں تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

۷۔ طبی تشہیر دوسری کمپنوں کی مذمت پر مشتمل نہ ہو

طبی تشہیر کا ایسا طریقہ نہ اختیار کیا جائے جس سے دوسری کمپنوں کی صراحتاً یا اشارتاً مذمت لازم آتی ہو، کیوں کہ اس سے واضح طور پر منع کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" (نہیں ایمان دار ہو سکتا کوئی ایک تم میں سے جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔) چناں چہ جب ایک کمپنی اپنے لیے مذمت پسند نہیں کرتی تو اسے بھی چاہیے کہ اپنی طبی چیز کی تشہیر میں کسی دوسری کمپنی کی مذمت نہ کرے۔

۸۔ طبی اعلان میں اس چیز کے بارے میں تمام تفصیلات اور احتیاطی تدابیر کا ہونا ضروری ہے

جس چیز کی تشہیر کی جا رہی ہے اس کے بارے میں تمام تفاصیل بتا دی جائیں کہ دوا کے اجزا کیا ہیں، کتنے درجۂ حرارت پر رکھنا ضروری ہے اور ایسی تمام احتیاطی تدابیر جن سے اس دوا کا استعمال مفید ہو سکے۔ اس دوا کے غلط استعمال سے کیا نقصان ہو سکتے ہیں، مسلمانوں کی خیر خواہی سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ"[۴۷] (دین خیر خواہی کا نام ہے)۔ چناں چہ اسی حدیث کے مطابق طبی تشہیر کروانے والی کمپنی کی یہ ذمے داری ہے کہ اس چیز کے بارے میں تمام فوائد و نقصانات بیان کرے۔

۴۷۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، رقم: ۹۵۔

۹- طبی اعلان اس چیز کے صناعت کے حقوق کی حفاظت کرے

ادویہ ساز کمپنی اس چیز کی تشہیر میں اس کے حقوق کو واضح طور پر محفوظ بنائے اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری لے تاکہ کوئی اور کمپنی یا دوا ساز ادارہ اس کی پیشگی اجازت کے بغیر اسی مواد کو استعمال کر کے دوا بنانے کے مجاز نہ ہوں، یہ ایسے حقوق ہیں جن کی شریعت نے حفاظت کی ہے۔[۴۸]

۱۰- طبی اعلان طب نبوی ﷺ اور اسلامی طریقۂ علاج کی مخالفت پر مبنی نہ ہو

اسلامی شریعت میں جو علاج کے طریقے بتائے گئے ہیں طبی تشہیر سے ان کی مخالفت اور توہین نہ ہوتی ہو لہذا ایسے طبی اعلانات جن سے شرعی طریقۂ علاج کی خلاف ورزی ہوتی ہو ان سے اجتناب ضروری ہے۔

طبی اعلانات پر مرتب ہونے والے اثرات

آب وہوا درجہ حرارت یا ٹھنڈک کے اضافے کی وجہ سے مختلف ہوتی رہتی ہے، زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے انسانی جسم کو بہت زیادہ متاثر کرتی ہے جس سے مختلف امراض جنم لیتے ہیں۔ چناں چہ ادویہ ساز کمپنیاں یا ادارے ہمہ وقت ادویہ کی ایجاد میں مصروف رہتے ہیں تاکہ متوقع امراض سے بہترین انداز میں نمٹا جا سکے دور دراز بیٹھے مریضوں کو یہ طبی سہولیات صرف اور صرف طبی اعلانات کے ذریعے ہی مہیا کی جا سکتی ہیں، اس کے نتیجے میں مندرجہ ذیل طبی اور اقتصادی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

طبی آثار

۱- میڈیکل افسروں کا تعارف

مختلف ادویہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ طبی اعلانات سے طبی میدان میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو نئی ادویہ کے بنانے والے کا تعارف ہوتا ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں بیٹھے مریض ان ڈاکٹروں سے اپنی مرض کی تشخیص کروا کر مختلف ادویہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو ان کے امراض کے لیے کار آمد ہو سکتی ہیں اور اگر ڈاکٹر موجود ہوں اور ادویہ نہ ہوں تو یہ لوگوں کو مشقت میں واقع کرنے کا سبب بنے گا، نتیجتاً لوگ غیر شرعی وسائل اختیار کرتے ہوئے علاج معالجہ کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

۴۸- حسین معلوی الشہرانی، حقوق الاختراع والتأليف في الفقه الإسلامي (الرياض: دارطيبه للنشر و التوزيع، ۱۴۲۵ھ)۔

۲- مریضوں کا اظہار اطمینان

ان اعلانات کی وجہ سے دنیا کے مختلف کونوں میں بیٹھے مریضوں کو اپنی دوا کی موجودگی کا احساس اطمینان دلاتا ہے جو کہ اس حدیث کا مصداق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی نے کوئی مرض نازل نہیں کیا مگر اس ساتھ اس کی دوا بھی نازل کی ہے" اور اس دوا کے وجود سے مریض اللہ پر صحیح توکل کرتا ہے۔[۴۹]

اقتصادی آثار

طبی آثار کے ساتھ ساتھ اقتصادی آثار بھی مرتب ہوتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- لوگوں میں ادویہ کا مقبول ہونا

جب کمپنی کوئی دوا ایجاد کرتی ہے تو اس دوا کو مقبول بنانے کے لیے اشتہار بازی کا سہارا لیتی ہے، جس سے وہ کمپنی اپنے ملک کے علاوہ غیر ممالک میں بھی اپنی ادویہ کو بر آمد کر سکتی ہے، اور اگر اس کمپنی کی دوا کسی خاص مرض کے لیے زیادہ مفید ہو تو اسے اور زیادہ مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً دوسری کمپنیوں کی ادویہ کی افادیت میں کمی آتی ہے۔ وہ کمپنیاں مزید محنت کر کے اپنی ادویہ کا معیار بلند کر کے مارکیٹ کے میں اپنی ادویہ کو دوبارہ سے مقبول بنانے کی کوشش کرتی ہیں جس سے ہر وقت نئی ادویہ ایجاد کرنے کا ماحول جاری و ساری رہتا ہے اور لوگوں میں مفید ادویہ کی مقبولیت بڑھتی رہتی ہے۔

۲- نفع کمانا

طبی اعلانات اس وقت ایسے کاروباروں میں شامل ہیں جن میں سرمایہ کاری کم اور نفع زیادہ ہوتا ہے۔ چناں چہ اس وقت دنیا میں اشتہار بازی کا کام کرنے والی کمپنیوں نے اپنے قواعد بنا لیے ہیں جن کے مطابق وہ اعلانات کروانے والوں سے اجرت وصول کرتے ہیں، مثلاً ایڈورٹائزمنٹ کی صفحے پر پیمائش، ایڈورٹائز کرنے کا وقت اور کتنے چینلز پر اسے دکھایا جائے، جیسے قواعد شامل ہیں اور ہر ایک کے چارجز الگ الگ ہوتے ہیں۔[۵۰]

۴۹- زیاد صالح لوبانغا، **الدعاية والإعلان الطبي** (یہ بحث مکہ مکرمہ میں ۱۴۳۱ھ کو جدید طبی مسائل کے عنوان پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں پیش کی گئی)۔

۵۰- نفس مرجع۔

نتائج

مندرجہ بالا بحث سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱- اعلان یا تشہیر (Advertisement) کے اصول ضوابط قرآن و سنت کے مقاصد کے عین مطابق ہوں۔

۲- اعلان کرنا لوگوں کے مابین رابطے کا کام دیتا ہے۔

۳- اعلانات کرنا ایک پیشہ بن گیا ہے جس کی مشروعیت اسلام سے ثابت ہے۔

۴- شریعت مکمل طور پر خیر خواہی کا نام ہے اور اعلان کرنا اس خیر خواہی کی طرف دعوت دینے کی ایک شکل ہے، کیوں کہ انسانی صحت کے بارے میں اسلامی شریعت نے جو ہدایات دی ہیں اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی طرف جو رہ نمائی کی ہے اعلان کے ذریعے انھیں رہ نما ارشادات اور احتیاطی تدابیر اپنانے کی رغبت دی جاتی ہے۔

۵- اعلان کے ذریعے دنیا کے ایک کونے میں بیٹھ کر انسان کسی بھی مرض کے بارے معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح دنیا کے مشہور ترین اور ماہر ڈاکٹروں کا تعارف بھی حاصل ہوتا ہے۔

۶- ہر وہ اعلان جو شریعت کے مقاصد کے عین مطابق ہو اس کی اباحت اور اجازت میں کوئی شک نہیں۔

۷- جن اعلانات میں اسلامی اخلاقیات کی بے حرمتی، اسلامی عقائد کی خلاف ورزی اور اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کے شعائر کا اپنانا لازم آئے، ایسے اعلانات منع ہیں۔

۸- جن چیزوں سے ادویہ سازی کا کام لیا جاتا ہے، ان کی طبیعت کی حلت اور حرمت کے مطابق اعلان کرنے کا حکم لگایا جائے گا۔ چناں چہ اگر حلال اور مباح مواد سے ادویہ سازی کی گئی ہے تو اس کی تشہیر میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح حرام مواد سے بنائی گئی دوا کی تشہیر منع ہے، البتہ جن ادویہ کو کچھ حرام اور کچھ حلال مواد سے بنایا گیا ہو اور استحالہ کے بعد اس مواد کی نجاست ختم ہو گئی ہو تو راجح قول کے مطابق ایسی ادویہ کی تشہیر کی جا سکتی ہے۔